ضیائی ماہانہ سیریز

ضیائے ذی الحجہ

☆فضائل ونوفل | ☆اعراس مبارک یکم تا ۳۰ | ☆تاریخ اسلام کے اہم واقعات

ناشر:

انجمن ضیاءِ طیبہ
بالمقابل HBL کھارادر برانچ آدمجی داؤد روڈ بمبئی بازار کھارادر کراچی
021-32473226 www.ziaetaiba.com

ضیائے ذی الحجہ

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

نام کتاب	:	ضیائے ذی الحجہ
مؤلف	:	حضرت علامہ مولانا نسیم احمد صدیقی مدظلہ العالی
ضخامت	:	۳۲ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
اشاعت بار اول	:	دسمبر ۲۰۰۵ء
اشاعت بار دوم	:	جنوری ۲۰۰۶ء (مختصر ترمیم واضافہ کے ساتھ)
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

www.ziaetaiba.com

❂.......... ناشر ....❂

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ

"ذوالحجہ"

وجہ تسمیہ:

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے اس کی وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ اس ماہ میں لوگ حج کرتے ہیں اور اس کے پہلے عشرے کا نام قرآن مجید میں "ایام معلومات" رکھا گیا ہے یہ دن اللہ کریم کو بہت پیارے ہیں۔ اس کی پہلی تاریخ کو سیّدۂ عالم حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ ہوا۔

اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو یوم ترویہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ حجاج اس دن اپنے اونٹوں کو پانی سے خوب سیراب کرتے تھے۔ تاکہ عرفہ کے روز تک ان کو پیاس نہ لگے۔ یا اس لیے اس کو یوم ترویہ (سوچ بچار) کہتے ہیں کہ سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھویں ذی الحجہ کو رات کے وقت خواب میں دیکھا تھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے

www.ziaetaiba.com

کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر۔ تو آپ نے صبح کے وقت سوچا اور غور کیا کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔ اس لیے اس کو یومِ ترویہ کہتے ہیں۔

اور اس کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب نویں تاریخ کی رات کو وہی خواب دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اسی دن حج کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔

دسویں تاریخ کو یوم نحر کہتے ہیں۔ کیوں کہ اسی روز سیّدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی صورت پیدا ہوئی۔ اور اسی دن عام مسلمان قربانیاں ادا کرتے ہیں۔

اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو "یَوْمُ الْقَرّ" اور بارہویں، تیرہویں کو "یَوْمُ النَّفَرْ" کہتے ہیں اور اس ماہ کی بارہویں تاریخ کو حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔[1]

ماہِ ذی الحجہ کی فضیلت:

ذوالحجہ کا مہینہ ان چار برکت اور حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اس مبارک مہینہ میں کثرتِ نوافل، روزے، تلاوت قرآن، تسبیح و تہلیل، تکبیر و تقدیس اور صدقات و خیرات وغیرہ اعمال کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور بالخصوص اس کے پہلے دس دنوں کی اتنی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عشرہ کی دس راتوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ○ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ○

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۵۹۔۴۶۰۔

(ترجمہ) قسم ہے مجھے فجر کی عیدِ قربان کی اور دس راتوں کی جو ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔ اور قسم ہے جفت اور طاق کی جو رمضان مبارک کی آخری راتیں ہیں، اور قسم ہے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی رات کی۔

اس قسم سے پتہ چلتا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔[1]

ماہِ ذوالحجہ کی فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حدیث ۱:

عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ اَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا یُقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ رَأٰی هِلَالَ ذِی الْحَجَّۃِ وَ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَأْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَا.....[2]

ترجمہ: سیّدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس وقت عشرہ ذی الحجہ داخل ہو جائے اور تمہارا کوئی آدمی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ بال اور جسم سے کسی چیز کو مس نہ کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ بال نہ کترائے اور نہ ناخن اتروائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور قربانی کا ارادہ ہو تو نہ بال منڈائے اور نہ ناخن ترشوائے۔

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۶۳۔

2۔ رواہ المسلم (مشکوٰۃ ص ۱۲۷)۔

حدیث ۲:

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرَةِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذَالِكَ بِشَیْءٍ.[1]

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ نیک عمل اس میں ان ایام عشرہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ صحابۂ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں! مگر وہ مرد جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔ (یعنی شہادت)

حدیث ۳:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ یَّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهِنَّ مِنْ اَیَّامِ عَشْرِ ذِی الْحَجَّةِ وَاِنَّ صِیَامَ یَوْمٍ فِیْهَا یَعْدِلُ صِیَامَ سَنَةٍ وَقِیَامَ لَیْلَةٍ فِیْهِنَّ كَقِیَامِ سَنَةٍ.[2]

1۔ رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص۱۲۸)۔

2۔ غنیۃ الطالبین ص۴۱۷، مشکوٰۃ ص۱۲۸۔

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دن زیادہ محبوب نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف کہ ان میں عبادت کی جائے ذی الحجہ کے ان دس دنوں سے۔ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ایک رات کا قیام سال کے قیام کے برابر ہے۔[1]

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت:

جو شخص ان دس ایام کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو مرحمت فرماکر اس کی عزت افزائی کرتا ہے(۱) عمر میں برکت(۲) مال میں افزونی (۳) اہل وعیال کی حفاظت(۴) گناہوں کا کفارہ(۵) نیکیوں میں اضافہ (۶) نزع میں آسانی (۷)ظلمت میں روشنی (۸) میزان میں سنگینی یعنی وزنی بنانا (۹) دوزخ کے طبقات سے نجات(۱۰) جنت کے درجات پر عروج۔

جس نے اس عشرہ میں کسی مسکین کو کچھ خیرات دی اس نے گویا اپنے پیغمبروں علیہم السلام کی سنت پر صدقہ دیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی کی عیادت کی اس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی، جو کسی کے جنازے کے ساتھ گیا اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی، جس نے کسی مومن کو اس عشرہ میں لباس پہنایا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر عرش کے نیچے مہربانی فرمائے گا، جو شخص کسی عالم

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۶۴ تا ۴۶۶۔

www.ZiaeTaiba.com

کی مجلس میں اس عشرہ میں شریک ہوا وہ گویا انبیا اور مرسلین علیہم السلام کی مجلس میں شریک ہوا۔[1]

توبہ کا عشرہ:

وہب بن منبہ علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو وہ اپنی خطاؤں پر چھ روز تک روتے رہے، ساتویں دن اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی (اس حال میں کہ حضرت آدم علیہ السلام مغموم و غم زدہ سر جھکائے بیٹھے تھے) کہ اے آدم! تم نے کیسی مشقت اور محنت اختیار کر رکھی ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی! میری مصیبت بڑی مصیبت ہے، میرے گناہ نے مجھے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے، میں سعادت اور عزت کے گھر یعنی خلد سے نکل کر ذلت، بد بختی، موت اور فنا کے گھر میں پہنچ گیا ہوں پھر اپنے گناہوں پر کیوں نہ روؤں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: کہ آدم! کیا میں نے تجھے اپنا خاص نہیں بنایا تھا؟ اپنی مخلوق پر تجھے فضیلت نہیں دی تھی؟ کیا مخصوص طریقہ پر تجھے معزز نہیں بنایا؟ کیا اپنی محبت سے تجھے نہیں نوازا؟ کیا تجھے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا؟ کیا اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ نہیں کرایا؟ کیا تو میری طرف سے منتہائے کرامت اور مقام عزت میں نہیں رہا؟ پھر تو نے میرے حکم کے خلاف کیوں کیا؟ میرے حکم کو بھلا دیا، تو نے کس طرح میری رحمت اور نعمت کو بھلا دیا؟ مجھے اپنے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ اگر تیری طرح لوگوں سے ساری زمین بھر جائے اور وہ سب رات دن میری تسبیح میں مشغول رہیں اور ایک لمحہ کو بھی

1۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۱۹۔

میری عبادت پر سستی نہ کریں اور پھر وہ میری نافرمانی کریں تو میں ان کو ضرور نافرمانوں کی منزل میں اتار دوں گا۔ یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام کوہِ ہند پر تین سو برس تک روتے رہے، ان کے آنسو پہاڑی نالوں میں بہتے تھے اور ان سے پاکیزہ درخت اگ آتے تھے، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام! بیت اللہ جایئے، اور عشرہ ذی الحج کے منتظر رہیے۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کی لغزش پر رحم فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام وہاں سے کعبہ کو روانہ ہوگئے، وہاں پہنچ کر پورے ایک ہفتہ طواف کیا اور اتنا روئے کہ گھٹنوں گھٹنوں تک پانی چڑھ گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں، میں نے بدی کی اور اپنے اوپر خود ظلم کیا۔ میرا قصور معاف فرمادے تو تمام بخشنے والوں سے بہتر ہے تو ارحم الراحمین ہے مجھ پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد وحی بھیجی اور فرمایا ! آدم مجھے تیری کمزوری پر رحم آگیا میں نے تیرا گناہ معاف کردیا اور تیری توبہ قبول کرلی۔ یہ اسی عشرہ کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی پس اس طرح اگر کوئی مومن اللہ کا نافرمان ہو جائے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگے اور وہ ان دنوں (عشرہ ذی الحجہ) میں توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے اور خدا کا فرمانبردار بن جائے تو اللہ اس پر مہربانی فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف فرمادے گا، اپنی مہربانی سے اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔[1]

1۔ غنیہ الطالبین صفحہ ۴۲۰۔

ذوالحجہ کے پہلے نو دنوں کے روزے:

ذوالحجہ مبارک کے پہلے عشرہ کے پہلے نو دن روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔ ام المؤمنین سیّدہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفُجْرِ [1]

(ترجمہ) چار چیزوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ اور ذوالحجہ کے دس دن یعنی پہلے نو دن کا روزہ اور ہر ماہ کے تین دن کا روزہ اور نماز فجر سے قبل دو رکعتیں۔[2]

ماہِ ذی الحجہ کے نفل:

- حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بیشمار ثواب لکھتا ہے۔[3]
- حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دسویں ذی الحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے تو اس کو

1۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۰۔

2۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۶۶۔

3۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۸۷۔

www.ziaetaiba.com

اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے گا اور اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔[1]

۞ اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی رات میں چار رکعات نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ۔

پھر جو چاہے مانگے تو اس کے لیے ایسا اجر ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو۔ اور حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کی ہو گی۔[2]

۞ جو شخص ذوالحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پندرہ دفعہ پڑھے پھر سلام پھیر کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۸۷۔

2۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۱۷۔

www.ziaetaiba.com

اللّٰہُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡن دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔[1]

- سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی عرفہ کی رات یعنی نویں کی رات کو سو ۱۰۰ ارکعات نفل ادا کرلے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار یا تین بار قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا اور اس کے لیے جنت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ عرفہ کی رات میں دو رکعات نفل پڑھے۔ پہلی رکعات میں الحمد شریف کے بعد ۱۰۰ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس کو بمعہ اس کے ستر ۷۰ آدمی بخشے گا۔[2]

- جو کوئی نحر کی رات یعنی دسویں ذوالحجہ کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پندرہ ۱۵ دفعہ پڑھے تو اس نے ستر سال کی عبادت کا ثواب حاصل کیا اور تمام گناہوں سے پاک ہو گیا۔ اسی رات کی ایک نماز یہ بھی ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک دفعہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور ایک دفعہ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور ایک دفعہ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور سلام کے بعد ستر ۷۰

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۸۸۔
2۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۸۹۔

دفعہ سُبحَانَ اللّٰہِ اور ستر ۷۰ دفعہ درود شریف پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔[1]

۞ دسویں تاریخ کو نماز قربانی کے بعد گھر آکر چار رکعات نفل جو مسلمان ادا کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالشَّمْسِ ایک بار اور تیسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالَّیْلِ ایک بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالضُّحٰی ایک دفعہ پڑھے۔ پس پایا اس نے ثواب آسمانی کتابوں کو پڑھنے کا۔[2]

۞ جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالشَّمْسِ پانچ بار پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا اور اس کی قربانی قبول ہوئی۔[3]

۞ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی فقیر ہو اور قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نمازِ عید کے بعد گھر میں دو رکعات نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ الکوثر تین مرتبہ پڑھے تو اللہ جل شانہٗ اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔[4]

1۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۸۹۔
2۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۹۰۔۴۸۹۔
3۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۹۰۔
4۔ فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۹۰ بحوالہ راحت القلوب۔

ذی الحجہ کی اہم دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ الذی فی السماء عرشه، و الحمد للّٰہ الذی فی الارض قدرته، و الحمد للّٰہ الذی فی القیمة هیبته، و الحمد للّٰہ الذی فی القبور قضاء ہ، و الحمد للّٰہ الذی فی الجنة رحمته، و الحمد للّٰہ الذی فی جهنم سلطانه، و الحمد للّٰہ الذی فی البر و البحر برهانه، و الحمد للّٰہ الذی فی الهواء ریحه، و الحمد للّٰہ الذی لا مقر و لا ملجاء الا اللّٰہ، و الحمد للّٰہ رب العالمین.

.....ترجمہ.....

ہر خوبی اللہ کے لیے ہے جس کا عرش آسمان میں ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی قدرت زمین پر ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی ہیبت قیامت میں ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کا حکم قبروں پر ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی رحمت جنت میں ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی برہان خشکی اور سمندر میں ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی خوشبو ہوا میں ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے کہ سوائے اس کی ذات کے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے تعریف اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔

❁❁........❁❁

www.ziaetaiba.com